تذکرہ

علماء اہلسنت وجماعت لاہور

ترتیب وتالیف

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔اے

مکتبہ نبویہ ٥ گنج بخش روڈ لاہور

لاہور کی علمی تاریخ پر ایک بےمثال کتاب

تذکرہ

علماء اہلسنّت وجماعت لاہور

ترتیب و تالیف

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم ۔ اے

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

نام کتاب ـــــ تذکرہ علماءِ اہل سنت وجماعت لاہور

بار دوم ـــــ مئی ۱۹۸۷ء

مصنف ـــــ پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ایم اے

کاتب ـــــ محمد شریف گل

ناشر ـــــ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ، لاہور

مطبع ـــــ سیون برادرز پریس۔ لاہور

قیمت ـــــ ۵/۰۰ روپے

حضرت مولانا غلام دستگیر الہاشمی القصوری رحمۃ اللہ علیہ

اہل سُنّت وجماعت کی برہنہ شمشیر

خاندان حضرت مولانا محمد ابو عبد الرحمٰن غلام دستگیر قصوری الہاشمی، قریشی، صدیقی لاہور کے محلہ چلہ بی بیاں اندرون موچی دروازہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی مولانا "حسن بخش" صدیقی تھا۔ مولانا حسن بخش صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دونوں بیٹوں مولانا محمد بخش المتخلص بہ بیل اور مولانا غلام دستگیر کو دینی علوم و فنون میں بہرہ ور کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ آپ کی والدہ سیدہ مولانا غلام محی الدین قصوری رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ تھیں۔ مولانا اپنی مشہور تصنیف "ہدیۃ الشیعتین" میں اپنا رشتہ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"با حضرت قصوری نسبت خواہر زادگی فرزندی و شاگردی دارم"[2]

آپ کے آباؤ اجداد اور اساتذہ کے متعلق ۲۵ جنوری ۱۸۰۲ء کے ایک مناظرہ غیر مقلدین میں حافظ محمد لکھوی مؤلف "تفسیر محمدی پنجابی" نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

تعلیم و اساتذہ "میرا خاندان بزرگوار قصور بہت مشہور رہے جن سے اطراف ہند و پنجاب و ڈیرہ جات تک کے خاص و عام فیض یاب و تاثیر ام میں ماسوائے اس فقیر کے قبلہ و کعبہ استاد و مرشد میاں صاحب قصوری علیہ الرحمۃ نے اپنے خاندان کے فیض سے بڑھ کر رئیس اہل علم و تمیز ختم المحدثین والمفسرین مولانا شاہ

---

[1] تاریخ جلیلہ صفحہ ۲۸۴ از مولانا نامی لاہوری

[2] ہدیۃ الشیعتین صفحہ ۸ از مولانا غلام دستگیر قصوری

۶۔ توضیح ولائل وتصریح الحاث فرید کوٹ — سالِ طباعت ۱۳۰۰ھ

۷۔ غزوۃ المقلدین بالہام القوی المبین — " " ۱۳۰۰ھ

۸۔ ظفر المقلدین — " " ۱۳۰۲ھ

۹۔ رجم الشیاطین براغلوطات البراہین — " " ۱۳۰۲ھ

۱۰۔ جواہر قضیہ ردّ نیچریہ — " " ۱۳۰۴ھ

۱۱۔ ظہور اللمعہ فی ظہر الجمعہ — " " ۱۳۰۴ھ

۱۲۔ تحقیق تقدیس الوکیل — سالِ طبع ندارد

۱۳۔ تحقیقات دستگیریہ فی ردّ ہفوات براہنیہ — " " "

۱۴۔ کشف السور عن مسئلہ طواف القبور — سالِ طباعت ۱۳۰۵ھ

۱۵۔ نصرۃ الابرار فی جواب الاشتہار — " " ۱۳۰۵ھ

۱۶۔ تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل (عربی اردو) — " " ۱۳۰۷ھ

۱۷۔ فتح الرحمانی بہ دفع کیدِ قادیانی — ۱۳۱۴ھ

مندرجہ بالا تصانیف برّصغیر پاک و ہند کی اعتقادی کش مکش کی ایک اہم کڑی ہیں۔

برصغیر کی فکری و اعتقادی تاریخ مرتب کرتے وقت ان تصانیف کو سامنے رکھے بغیر بات مکمل نہیں ہوگی۔ ان تصانیف سے ہم یہ اندازہ لگانے میں بھی کامیاب ہوجائیں گے کہ ہمارے علماء ربّانی نے عقائد و نظریات کی حفاظت کے لیے کتنا کام کیا اور پھر ان حالات میں جب کہ اسلام کو مٹانے کے لیے ہزاروں طوفان اُٹھنے اور استقلال کے ان پہاڑوں سے ٹکرائے۔

مرزا قادیانی سے مباہلہ ۱۳۰۱ھ — حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ نے قادیانی نبوت کا سخت نوٹس لیا۔ عوام الناس کو خبردار کیا کہ قادیانی تحریک مسلمانوں کو کس سمت لے جانا چاہتی ہے۔ ذوالحجہ ۱۳۰۱ھ میں پہلی بار براہین تک رسائی آپ کے سامنے آئی۔ یہ پہلی کتاب تھی جس نے مرزا صاحب کے الہامات کو پیش کیا

برصغیر کے اعتقادی حلقوں کو ایک ذہنی کش مکش سے دوچار کر دیا۔ چنانچہ مولوی رحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے (جو ان دنوں سلطان ترکی کے شیخ الاسلام تھے) مولانا غلام دستگیر قصوری کے ایک رسالہ رجم الشیاطین کو دیکھا اور مرزا کے خلاف کفر کا فتوٰی دیا۔ اس رسالہ پر اس وقت کے علما رحرمین اور عجم نے اپنی مُہریں لگائیں لیکن بایں ہمہ مولانا نے کوشش یہ کی کہ مرزا صاحب اپنی غلطیوں کا ازالہ کریں اور تائب ہو جائیں۔ یہ کوشش ۱۳۱۲ھ تک جاری رہی۔ آخر کار ماہ صفر ۱۳۱۲ھ میں یہ فتاوٰی شائع کر دیا گیا۔ اس فتوٰی کی اشاعت سے قادیانی بوکھلا اُٹھے کیونکہ ان کے ہاں یہ پراپیگنڈہ عام تھا کہ صرف ہندوستان کے چند مولوی مرزا صاحب کے عقاید کے خلاف ہیں۔ عالم اسلام تو انہیں نبی مانتا ہے جب علمائے حرمین الشریفین کا فتوٰی سامنے آیا تو مرزا صاحب نے ۱۳۱۴ھ میں رسائل اربعہ کے نام سے ایک پمفلٹ شائع کیا اور مولانا غلام دستگیر کو دعوتِ مباہلہ دی۔ اس مباہلہ کی مفصل کیفیت کتاب فتح رحمانی بہ دفع کید قادیانی کے دیباچہ میں ان الفاظ میں شائع ہوئی:

"اخیر رجب ۱۳۱۴ھ میں مرزا صاحب نے رسائل اربعہ فقیر کو بھیج کر دوسرے علمائے کرام کے ساتھ فقیر کو بھی مباہلہ کے لیے قسمیں دے کر بلایا اور مباہلہ سے بھاگنے والوں کو ملعون بتایا۔ فقیر نے بہ نظر صیانت عقاید اہل اسلام مرزا جی کو قبولیت مباہلہ لکھ کر بھیج دیا۔ ۱۳۱۴ھ تاریخ مقرر کر کے مع اپنے دونوں فرزندزادوں کے ۲ر شعبان وارد لاہور ہُوا جس پر مرزا صاحب کی طرف سے حکیم فضل دین لاہور میں آیا اور ایک مجمع کثیر کر کے مسجد ملا مجید (واقع چہل بیبیاں موچی دروازہ) فقیر پر معترض ہُوا کہ حضرت مرزا صاحب نے آپ کی یہ غلطی نکالی ہے کہ مباہلہ قرآن میں صیغۂ جمع ہے اور آپ تنہا کیونکر کر سکتے ہیں۔ فقیر نے اسی مجمع میں اپنے رقعہ قبولیت مباہلہ سے اپنے فرزندوں کی شمولیت سے اپنا جمع ہونا ثابت کر دیا بلکہ اس وقت دونوں کو رُو برُو کر دکھایا جس پر مسیح موعود اور اس کے حوارین کی غلطی مانی گئی۔ پھر ظہور اثر

مباہلہ کے لیے مرزا جی نے ایک برس میعاد رکھی تھی۔ فقیر نے بدلیل قرآن و حدیث اٹھانا چاہا۔ اس پر حکیم مذکور اور مرزا صاحب نے ہٹ کی جس پر فقیر نے ۳ شعبان کو اشتہار شائع کیا اور میعاد ۲۰ شعبان مقرر کی اور اخیر شعبان تک منتظر رہا۔ اور امرت سر جا کر مرزا جی کو قادیان سے بلایا وہ مباہلہ کے لیے نہ آئے اور اشتہار مورخہ ۲۰ شعبان بجواب اشتہار فقیر اس مضمون کا شائع کیا کہ تمام احادیث صحیحہ سے ظہور اثر مباہلہ کی میعاد ایک سال ثابت ہے اور مدعی نبوت پر لعنت بھیجتا ہوں اور میری تکفیر کرنے والے تقویٰ اور دیانت کو چھوڑنے اور مجھ کو باوجود کلمہ گو اور اہل قبلہ ہونے کے کافر ٹھہراتے ہیں۔ اس کے جواب میں فقیر نے پندرہ اکابر علماء اہلسنت لاہور، قصور اور امرت سر سے بدلیل قرآن کریم تصدیق کرایا کہ مباہلہ شرعی میں کوئی میعاد سال نہیں ہے۔ مرزا قادیانی نے محض بغرض دھوکہ دہی جواب کا جہل وطیرہ قید ایک سال کی لگائی ہے۔"

جب مرزا صاحب کسی مباہلہ، مباحثہ، مناظرہ اور مفاہمہ کے لیے تیار نہ ہوئے تو مولانا نے ان الفاظ میں دعا کی:

"اے مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع الانوار کی دعا و سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑہ غرق کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس قصوری کان اللہ لہٗ سے جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید حتی الوسع ساعی ہے۔ مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق عطا فرما۔ اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت قرآنی کے بنا: فقطع دابر القوم الذین کفروا۔"

آپ کی وفات کے بعد مرزا صاحب کو فوراً "الہام" ہوا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اس مباہلہ سے مرے ہیں۔ حقیقۃ الوحی کی عبارت ملاحظہ ہو:

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا۔ اپنی کتاب میں دعا کی جو کاذب ہے، خدا اسے ہلاک کرے[1]

[1] حقیقۃ الوحی ص ۲۴۰